اس عہد بدمزاج کے بدنسل شہریار

(خطاب بہ شاعرِ خرابات)

بدذوق و بے ہنر سے مصاحب بھی تم ہی تھے
اس حال میں جھکے میری چوکھٹ پہ تم ہی تھے
اس کندہ ناتراش کی خواہش کا "احتمال"
اس نامرادِ شہر کے ناخن بھی تم ہی تھے
ساغر میں ماہتاب ہے اندھوں کا ایک خواب
اس خواب بے حجاب میں اُبھرے جو تم ہی تھے
ذہنوں میں فکر جہل سجا کے جو تم چلے
نامستحق ارم کے جو ٹھہرے، وہ تم ہی تھے
عشاقِ آخرت کے ہمیشہ رہے حریف
دنیا میں معصیت کا سراپا بھی تم ہی تھے
اس عہد بدمزاج کے بدنسل شہریار
ترویج معصیت کے سویڈن بھی تم ہی تھے
ہر بات میں گناہ تو ہر کام میں گناہ
اہل قلم میں ملٹن و رسل بھی تم ہی تھے
مخمور موش پہ بھی تبرّا ہے زندگی
مے نوش و بدحواس و بلا ہوش تم ہی تھے